سوال

(165)جس جگہ پر تقریبا بیس سال مسجد بنا کر نماز با جماعت پڑھی گئی ہو..الخ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جس جگہ پر تقریبا بیس سال مسجد بنا کر نماز با جماعت پڑھی گئی ہو اس جگہ کو فروکت کیا جا سکتا ہے یا نہیں ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ
الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جس جگہ کو مسجد بنا یا گیا ہے۔ اس کو کسی وقت بھی فروخت نہیں کیا جا سکتا گو وہاں مسجد کا نام و نشاں مٹ چکا ہو کیونکہ مسجد اللہ کا گھر اور اللہ کی ملکیت ہے کوئی شخص جب کسی دوسرے کی ملیکت کو فروخت نہیں کر سکتا ہے تو اللہ کے گھر کو کیسے فروخت کر سکتا ہے۔ قرآن پاک میں ہے۔ وَأَنَّ الْمَسَاجِدَ لِلَّهِ

ترجمہ۔ مسجدیں اللہ کی ملکیت ہیں۔

نیز مسجد وقف جگہ ہے۔ (الوقف لا یملک) وقف جگہ کسی شخص کی ملیکت نہیں ہوتی بلکہ اللہ کی ملکیت ہوتی ہے۔) لہذا اس کو فروخت کرنا درست نہیں۔ آئمہ فقہاء کا مسلک یہی ہے جس کی تفصیل کتب فقہ میں ہے چنانچہ فتاوی الحامدیۃ از ابن عابدین میں ہے۔ وقف شدہ جگہ کو بیچنا منع ہے۔ ہذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب (ابو زوق قدرت اللہ فوق مدرس جامعہ سلفیہ) (اہل حدیث لاہور جلد 7 شمارہ 2)

توضیح المرام۔

مفتی صاحب کے اس فتوی میں نظر ہے کیونکہ بیع الوقف لا یصح فتاویٰ حمادیہ وغیرہ عبارت قابل تفصیل ہے وقف چیز کو فروخت کرنے ج ممانعت سے وہ صورت مراد ہے جو اپنی غرض کیلئے فروکٹ کی جائے ورنہ کوئی ممانعت کی دلیل نہیں ہے دیکھیے قربانی کی کھال غرباء اور مساکین کا حق ہے اوران کے لئے وقف ہے غرباء اور مساکین کو کھال دے دی جائے تو وہ اپنی نا تجربہ کاری کی وجہ سے ارزاں قیمت پر فروخت کر دیں گے۔ بعض دفعہ نصف قیمت کا فرق ہوتا ہے اس طرح یتیم اور کم عقل بچوں کا حال ہے۔ قرآن مجید میں ہے۔

وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَاءَ أَمْوَالَكُمُ الَّتِي جَعَلَ اللَّهُ لَكُمْ قِيَامًا وَارْزُقُوهُمْ فِيهَا وَاكْسُوهُمْ وَقُولُوا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوفًا ٥ وَابْتَلُوا الْيَتَامَىٰ حَتَّىٰ إِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ فَإِنْ آنَسْتُم مِّنْهُمْ رُشْدًا فَادْفَعُوا إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ وَلَا تَأْكُلُوهَا إِسْرَافًا وَبِدَارًا أَن يَكْبَرُوا وَمَن كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ وَمَن كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ

دیکھئے ان آیات میں سفہاء اوریتمی کے مال میں متولی کو تمام قسم کے تصرفات کا حق حاصل ہے ۔ اگراس میں مال کریدوروخت نہ کی اوران کے مال میں ایسا تصرف نہ کیاجائے جسمیں مال بڑھتا ہے ۔ توچندیوم میں برباد ہوجائے گا ۔ بوڑھا ہوکر ضائع ہوجائے گاکسی کو دیمک کھاجائیگی توان کا مال چند سالوں میں ختم ہوجائیگا یہ ہی حال وقف مال کا ہے ۔ اگروقف مال میں خریدوفروخت نہ کی جائے توچند سالوں میں موقوف مال بھی ختم ہوجائے گا۔ مثلاًکسی نے مدرسہ مسجدیا رفاعہ عامہ کیللئے کوئی کارخانہ یابس وقف کی اوروہ بوسیدہ ہوکر بے کار ہوجایئں ۔ اگراس سامان کوفروخت کرکے اورمال مال خرید کرموقوف کے کھاتہ میں جمع کیا جائے تواس میں کیا قباہت ہے مسجد کا تیل بالاشتیر وغیرہ بوسیدہ اورلاضرورت کوفروخت کرکے اسی مسجدیا مسجد کے متولیوں کی اجازت سے کسی دوسری مسجد میں تصرف کیا جائے ۔ تواس میں کیا ممانعت ہے ۔

یہی حال مسجد کی زمین کا ہے حدیث آیا ہے ۔ جعلت لی الارض مسجد وطھورااادایئگی نماز کے لحاظ سے تمام زمین مسجد ہے اوراسکا مالک بھی اللہ کا ہے جس میں خریدوفروخت ہورہی ہے ۔ اورایک مسجد عرف کے لحاظ سے جو مسلمانوں کی اصطلاح میں مسجد کہلاتی ہے ۔ ایسی مسجداس وقت تک مسجد ہے ۔ جب تک اس کی ضرورت ہے ۔ یااس کے نشان باقی ہیں ۔ اگراس کے گرد سے آبادی ختم ہوچکی ہے یاوہ مسجد تنگ ہے فراخی کا کوئی امجان نہیں تواس ک ی زمین اورسامان کوفروخت کرکے کسی مناسب اوروسیع جگہ میں مسجد تیار کی جائے جہاں ضرورت ہوتواس میں کیا قباحت 1 ہے ۔

1 ۔ ہاں اگر کسی نص تصریح سے ثابت ہوجائے کہ مسجد کا سامان وغیرہ فروخت کرنا منع ہے توپھر جائز نہیں ۔ (سعیدی)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا مشہورواقعہ ہے کہ کوفی کی تنگ مسجد گراکر حکومت کی ضرورت میں لے آئے اوراس کے بدلے وسیع میدان میں مسجد تیار کی گئی ۔ ۔ ھذا ما عندی واللہ اعلم و علمہ اتم (ابوالحسنات علی محمد سیعیدی جامعہ سعیدیہ خانیوال پاکستان)

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 14 ص 148

محدث فتویٰ